www.KitaboSunnat.com

رانا محمد افضل طیار

مقالات

جمعہ یا اتوار کی تعطیل ـــــ اسلام کی نظر میں

جمعہ دراصل ایک اسلامی اصطلاح ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب اسے "یوم عروبہ" کہا کرتے تھے۔ اسلام میں جب اس کو مسلمانوں کے اجتماع کا دن قرار دیا گیا تو اس کا نام جمعہ رکھا گیا (۱)

"جمعہ کا لفظ "جمع" سے مشتق ہے۔وجہ اشتقاق یہ ہے کہ اس دن مسلمان بڑی بڑی مساجد میں اللہ کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ "(۲)

"حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ "جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکتا دن" (۳)۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان دنوں میں سے جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ جمعہ کا دن بہترین دن ہے۔ اسی روز حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا اور اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی روز وہ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے روز ہی قائم ہوگی"۔ (۴) ـــــ (پھر فرمایا) "جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے جس کو بندۂ مومن پالے اور اللہ سے اس میں دعا کرے تو اللہ اس دعا کو قبول کرتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگے اللہ اس سے پناہ دیتا ہے۔" (۵)

حضرت ابولبابہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن اللہ کے نزدیک دنوں کا سردار اور ایک بڑا دن ہے۔ (۶)۔ جمعہ کی فضیلت اور تقدس کے پیش نظر جمعہ کی نماز کو مسلمانوں کے لئے فرض قرار دیا گیا۔ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جان لو کہ اللہ نے تم پر نماز جمعہ فرض کی ہے" (۷) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "میرا جی چاہتا ہے کہ کسی اور شخص کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کردوں اور جاکر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے" (۸) جمعہ کی نماز نہ صرف فرض ہے بلکہ اہتمام کے ساتھ ادا کرنے کا حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کیلئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو"

باتفاق فقہائے امت، یہاں بیع سے مراد فقط فروخت کرنا نہیں بلکہ ہر وہ کام جو جمعہ کی طرف جانے کے اہتمام میں مُخِل ہو وہ سب بیع کے مفہوم میں داخل ہے۔[10] "اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو"۔ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بھاگتے ہوئے آؤ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جلدی سے جلدی وہاں پہنچنے کی کوشش کرو۔ مفسرین نے بھی بالاتفاق اس کو اہتمام کے معنی میں لیا ہے۔[11] اسی اہتمام کی وجہ سے علماء کرام کا اتفاق ہے کہ اذان کے بعد خرید و فروخت حرام ہے۔[12] الغرض جمعہ کی اذان کے بعد خرید و فروخت اور ہر وہ مصروفیت چھوڑ دینے کا حکم ہے جو نماز جمعہ کی ادائیگی کے اہتمام میں حائل ہو۔

اسلام کے ابتدائی دور میں ہفتہ وار تعطیل کی ضرورت محسوس نہ کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اس بارے میں کوئی واضح حکم موجود نہیں ہے۔ البتہ درج بالا آیت کی رو سے اذان جمعہ سے لے کر نماز جمعہ کے اختتام تک کاروبار زندگی کو مکمل طور پر روک دینے کا حکم موجود ہے تاکہ لوگ خشوع و خضوع اور اہتمام کے ساتھ ذکر اللہ کے لئے مساجد کا رخ کرسکیں۔ عہد جدید میں دیگر اقوام کی طرح مسلمانوں کے لئے بھی ہفتہ وار تعطیل ایک تمدنی ضرورت بن چکی ہے۔ تاکہ مسلمان کاروبار زندگی کے جھگڑے جھمیلوں سے فارغ ہو کر ایک دن اللہ کی یاد میں یکسوئی کے ساتھ گزار سکیں اور ساتھ ساتھ اپنی معاشرتی اور ذاتی ضروریات کی تکمیل کرسکیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس مقصد کے لئے مسلمان کس دن کا انتخاب کریں ــــــ

○ مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:

"اسلام سے پہلے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے مخصوص کرنے اور اس کو شعار ملت قرار دینے کا طریقہ اہل کتاب میں موجود تھا۔ یہودیوں کے ہاں اس غرض کے لئے سبت (ہفتہ) کا دن مقرر کیا گیا تھا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دی تھی۔ عیسائیوں نے اپنے آپ کو یہودیوں سے ممیز کرنے کے لئے اپنا شعارِ ملت اتوار کا دن قرار دیا۔ اگرچہ اس کا کوئی حکم نہ حضرت عیسیٰؑ نے دیا تھا نہ انجیل میں کہیں اس کا ذکر آیا ہے۔ لیکن عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ صلیب پر جان دینے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی روز قبر سے نکل کر آسمان کی طرف گئے تھے۔ اسی بنا پر بعد کے عیسائیوں نے اسے اپنی عبادت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دن قرار دے لیا اور پھر سن 321 عیسوی میں رومی سلطنت نے ایک حکم کے ذریعے سے اس کو عام تعطیل کا دن مقرر کر دیا" (۱۳) پھر لکھتے ہیں: "بلکہ عیسائیوں نے تو دوسرے ایسے ملکوں پر بھی اپنے اتوار کو مسلط کرنے میں تامل نہ کیا جہاں عیسائی آبادی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھی- یہودیوں نے جب فلسطین میں اپنی اسرائیلی ریاست قائم کی تو اولین کام جو انہوں نے کیا وہ یہ تھا کہ اتوار کی بجائے ہفتہ کو چھٹی کا دن قرار دیا-" (۱۴)

جہاں تک مسلمانوں کے لئے تعطیل کا دن مقرر کرنے کا معاملہ ہے، اس سلسلہ میں مولانا مودودی" لکھتے ہیں:

"اگرچہ قرآن میں یہودیوں کے سبت اور عیسائیوں کے اتوار کی طرح جمعہ کو عام تعطیل کا دن قرار نہیں دیا گیا ہے لیکن اس امر سے کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا کہ جمعہ ٹھیک اسی طرح مسلمانوں کا ملی شعار ہے جس طرح ہفتہ اور اتوار یہودیوں اور عیسائیوں کے شعار ملت ہیں اور اگر ہفتہ میں کوئی ایک دن عام تعطیل کے لئے مقرر کرنا ایک تمدنی ضرورت ہو تو جس طرح یہودی اس کے لئے فطری طور پر ہفتے کو اور عیسائی اتوار کو منتخب کرتے ہیں اسی طرح مسلمان اگر اس کی فطرت میں کچھ اسلامی حس موجود ہو تو لازماً اس غرض کے لئے جمعہ ہی کو منتخب کرے گا" (۱۵) ـــــ پھر لکھتے ہیں:

"البتہ جہاں مسلمانوں کے اندر اسلامی حس موجود نہیں ہوتی وہاں وہ اپنے ہاتھ میں اقتدار آنے کے بعد بھی اتوار ہی کو سینے سے لگائے رکھتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ بے حسی جب طاری ہوتی ہے تو جمعہ کی چھٹی منسوخ کرکے اتوار کی چھٹی رائج کی جاتی ہے" (۱۶)

اب ہم اس آیت مبارکہ کا حقیقی مفہوم جاننے کی کوشش کرتے ہیں جس سے غلط استدلال کرتے ہوئے جمعہ کی تعطیل منسوخ کردی گئی- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ (۱۷)

"پھر جب نماز پوری ہوجائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہوجائے"

درج بالا آیت مبارکہ میں "زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو" قطعاً حکم یا وجوب کے معنی میں نہیں ہے بلکہ اجازت کے معنی میں ہے- جیساکہ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"جب نماز سے فراغت ہوجائے تو اس مجمع سے چلے جانا اور اللہ کے فضل کی تلاش میں لگ جانا تمہارے لئے حلال ہے"- (۱۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

"اس آیت میں اس کی اجازت دے دی گئی ہے کہ نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد تجارتی کاروبار اور اپنا اپنا رزق تلاش کرنے کا اہتمام سب کرسکتے ہیں" (۱۹)

مولانا مودودی لکھتے ہیں: "اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد زمین میں پھیل جانا اور تلاش رزق کی دوڑ دھوپ میں لگ جانا ضروری ہے بلکہ یہ ارشاد اجازت کے معنی میں ہے۔ چونکہ جمعہ کی اذان سن کر سب کاروبار چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا تھا اس لئے فرمایا گیا کہ نماز ختم ہونے کے بعد تمہیں اجازت ہے کہ منتشر ہوجاؤ اور اپنے جو کاروبار بھی کرنا چاہو کرو۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت کرنے کے بعد فرمایا: ﴿ فَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ﴾ (مائدہ:۲) جب احرام کھول چکو تو شکار کرو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ احرام کھولنے کے بعد ضرور شکار کرو۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ اس کے بعد شکار پر کوئی پابندی باقی نہیں رہتی چاہو تو شکار کرسکتے ہو یا مثلاً سورۂ نساء میں ایک سے زائد نکاح کی اجازت ﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ ﴾ کے الفاظ میں دی گئی ہے۔ یہاں اگرچہ ﴿ فَانْكِحُوْا ﴾ بصیغۂ امر ہے۔ مگر کسی نے بھی اس کو حکم کے معنی میں نہیں لیا ہے۔ اس سے یہ اصولی مسئلہ نکلتا ہے کہ صیغہ امر ہمیشہ وجوب ہی کے معنی میں نہیں ہوتا بلکہ کبھی یہ اجازت اور کبھی استحباب کے معنی میں بھی ہوتا ہے" (۳۰)

درج بالا آیت کو غلط مفہوم پہناتے ہوئے جمعہ کی تعطیل کو تو منسوخ کردیا گیا مگر اتوار کی تعطیل رائج کرنے میں کون سی آیت یا حدیث کو اربابِ اقتدار و اختیار دلیل کے طور پر پیش کرسکیں گے جبکہ مسلمانوں کے لئے یوم الجمعہ بطور شعار ملت ہونے کے ثبوت میں احادیث موجود ہیں جیسا کہ

"حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"پہلی امتوں کو بھی ہر سات دن میں ایک دن دیا گیا تھا لیکن جمعہ کی ہدایت انہیں نہ ہوئی، یہودیوں نے ہفتہ پسند کیا جس میں مخلوق کی پیدائش شروع بھی نہ ہوئی تھی۔ نصاریٰ نے تو اتوار اختیار کیا جس میں مخلوق کی پیدائش کی ابتداء ہوئی اور اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو پسند کیا جس دن میں اللہ نے مخلوق کو پورا کیا تھا" (۳۱)

حضور نے فرمایا:

"یہود نے یوم السبت (ہفتہ) کو اپنا یوم اجتماع بنا لیا، نصاریٰ نے اتوار کو، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اس کی توفیق بخشی کہ انہوں نے یوم جمعہ کا انتخاب کیا" (۳۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:

"اسلامی ذوق خود اس وقت یہ مطالبہ کر رہا تھا کہ ایک ایسا دن ہونا چاہئے جس میں زیادہ سے زیادہ مسلمان جمع ہو کر اجتماعی عبادت کریں اور یہ بھی اسلامی ذوق ہی کا تقاضا تھا کہ وہ دن ہفتے اور اتوار سے الگ ہو تاکہ مسلمانوں کا شعارِ ملت، یہود و نصاریٰ کے شعارِ ملت سے الگ رہے" (۴۳)

اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ جمعہ کی تعطیل منسوخ کرکے اتوار کی تعطیل رائج کرنے سے پاکستان کی ملت اسلامیہ کو کن مسائل کا سامنا ہوتا ہے اور کس طرح سے ہمارے مذہبی، ثقافتی اور معاشرتی معاملات متاثر ہو رہے ہیں —— نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کرے اور سویرے ہی سے مسجد کی طرف چل پڑے، پیدل جائے، سوار نہ ہو اور امام سے قریب ہو کر بیٹھے، خطبے کو کان لگا کر سنے، لغو نہ کرے، تو اسے ہر قدم کے بدلے سال بھر کے روزوں اور سال بھر کے قیام کا ثواب ملتا ہے"۔ (۴۴)

کیا دفاتر سے 12 بجے چھٹی کرکے اس اہتمام کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرنا ممکن ہے؟ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جمعہ کے روز تعطیل کی وجہ سے لوگ شادیاں کرتے ہیں۔ جس سے جمعہ کا تقدس پامال ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اور میں شادی کرتا ہوں پھر جس نے میرے طریق سے کنارہ کشی کی، وہ مجھ سے نہیں" (۴۵)

ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں:

"نکاح ایک تمدنی ضرورت ہے لیکن قرآن و سنت نے اس پہلو کے علاوہ اسے اخلاقی و دینی ضرورت بھی قرار دیا ہے اور اس کے قیام پر بہت شدت سے عمل کرایا ہے۔ قرآن نے تو اسے سنتِ انبیاء قرار دیا ہے" (۴۶)

نکاح جو انبیاء کی سنت اور دینی و معاشرتی فریضہ ہے اس کی ادائیگی ایک مقدس اور بابرکت دن میں کیا دوہری خوشی کے مترادف نہیں؟

مزید یہ کہ دور دراز کے طلباء اور سرکاری ملازمین جمعہ کی تعطیل کے ساتھ نصف تعطیل جمعرات کی ملا کر بروقت اپنے ٹھکانوں پر پہنچ جاتے تھے۔ اب ہفتہ کو تین یا چار بجے فارغ ہونے والے ایسے طلباء اور ملازمین جن کا تعلق پسماندہ علاقوں سے ہے کس طرح گھروں تک پہنچ سکیں گے جہاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شام کے وقت ذرائع آمدورفت بند ہوجاتے ہیں؟

ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ "بین الاقوامی منڈیاں اتوار کو بند اور جمعہ کو کھلتی ہیں اور ملکی معیشت کے استحکام کے لئے ان سے مماثلت ضروری ہے" یہ ضرورت تو درآمدات و برآمدات اور اس قسم کے ایک دو اور اداروں میں یوم تعطیل کی تبدیلی سے پوری ہوسکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں، عام دفاتر اور عام بازاروں کا بین الاقوامی تجارت سے براہِ راست کیا تعلق ہے؟ درحقیقت جمعہ کو ترک کر کے اتوار کو قومی تعطیل قرار دے دینے میں وہی ملی بے حسی اور فکری غلامی کارفرما ہے جس کا اشارہ مولانا مودودی کر چکے ہیں۔ حکومت کی طرف سے یہ توجیہ انتہائی ناقابل اطمینان ہے کہ اس سے پاکستان بین الاقوامی تجارت میں کامیابی کے راستے کھل جائیں گے۔ یہ حکومتی اقدام دراصل چند تاجر پیشہ لوگوں کی ایک نامناسب اور غیر معقول تجویز کو قبول عام کا درجہ دے کر عوام کے سر پر مسلط کرنے کی کوشش ہے جو سیاسی و فکری بالغ نظری کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔ تجارت کا یہ مقصد ان مخصوص حلقوں میں اتوار کی چھٹی رائج کر کے بھی حاصل کیا جا سکتا تھا یا جمعہ کو انہیں دفاتر کھولنے کی اجازت دی جا سکتی تھی جیسا کہ اکثر عرب مسلم ممالک میں یہی رواج ہے کہ تاجر حضرات جمعہ کو اگر چاہیں تو اپنا کام کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی جن ممالک سے تجارتی روابط پیش نظر ہیں ان کے اور پاکستان کے اوقات میں کم و بیش ۱۲۔ گھنٹوں کا فرق ہے چنانچہ جس وقت وہاں تجارت عروج پر ہو پاکستان میں اس وقت لوگ خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہوتے ہیں۔ اب اربابِ اختیار اس فطری و کائناتی تقسیم پر کیا موقف پیش کریں گے۔ آیا وہ رات کے وقت دفاتر کھول کر دن کے اوقات میں تعطیل کرنے کا حکم بھی نافذ کریں گے۔ یہ وہ منطقی تقسیم ہے جو اللہ تعالیٰ کے آفاقی اصولوں کے تحت ہمارے حصے میں آئی۔

تہذیب وتمدن، رہن سہن، طور اطوار اور تہوار و تعطیلات وہ امور ہیں جن کے ذریعے قوموں کے مزاج اور ان کی مماثلت ومفارقت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جمعہ کی چھٹی کر کے ہم ملتِ اسلامیہ بالخصوص سعودی عرب، اور خلیجی ممالک کے قریب ہو جاتے ہیں جبکہ اپنے تہوار اور تعطیلات وغیرہ کی دوسری جانب تبدیلی کے ذریعے ہم یورپی ممالک کو قربت کا پیغام دے سکتے ہیں اور یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں کہ یورپی قوموں کے مسلمہ قومی تعصب، غیر یورپی قوموں سے برتاؤ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولوں میں افراط و تفریط اور اصول و اقدار کے مختلف پیمانے ایسے حقائق ہیں جن سے ہر صاحبُ الرائے بخوبی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کن اقوام سے تہذیبی روابط بڑھانے سے ہمارا قومی مفاد وابستہ ہے اور کن سے مستقبل میں رابطے پنَپ سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ محمد عربی کی امت ہونے کے ناطے اسلام ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے ــــ الغرض جمعہ کی تعطیل مسلمانوں کا شعارِ ملت ہے۔ ماضی و حال جس پر دلالت کرتے ہیں۔

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں:

"قبل تقسیم کے ہندوستان میں برطانوی اور مسلمان ریاستوں کے درمیان نمایاں فرق یہ نظر آتا تھا کہ ملک کے ایک حصے میں اتوار کی چھٹی ہوتی تھی اور دوسرے حصے میں جمعہ کی" (۴۷)

آج بھی مسلمان ممالک کی اکثریت میں ہفتہ وار تعطیل کے لئے جمعہ ہی کا دن مقرر ہے۔

ہمیں ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے کہ اس قسم کے فیصلے (یعنی جمعہ کی بجائے اتوار کو یوم تعطیل قرار دینا) عیسائی دنیا کے نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل کا حصہ تو نہیں۔ پاکستان قوم جس کا طرۂ امتیاز غیرتِ ایمانی ہے، احیائے اسلام کے لئے تن من دھن قربان کردینا جس کی سرشت میں شامل ہے، ناموسِ رسالت پہ جان نچھاور کرنا جس کی اولین آرزو ہے، کیا اس قسم کے فیصلے اس جرات مند قوم کے جذبات مجروح کرنے کا باعث نہیں ہیں؟ کیا یہ ہماری ثقافتی اور ذہنی غلامی کی دلیل نہیں کہ ہم مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے اپنی وہ تمام روایات اور تمدن کی وہ تمام صورتیں ترک کرنے کے لئے آمادہ ہوچکے ہیں جو اسلامی تشخص کی پہچان ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر بے حسی یہ کہ ہم نصاریٰ کی ثقافتی اقدار اور ان کے شعارِ ملت کو گلے لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں کہ ہم بھی ہر پہلو میں آپ کے مقلد ہیں اور آپ ہی سے مکمل مشابہت اختیار کرنا ہمارا نصب العین ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: من تشبّہ بقوم فھو منھم (جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اسی میں سے ہے۔)

ہمیں غور کرنا چاہئے کہ بے مثال قربانیوں کے بعد یہ ملک "لاالہ الااللہ" کی سربلندی کے لئے حاصل کیا گیا تھا یا نصاریٰ کی تہذیب و ثقافت کو پروان چڑھانے کے لئے۔ کیا مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے ہمیں اسلام کی صاف ستھری تہذیب اور روایات کو ترک کردینا چاہئے جو ملت اسلامیہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ تشخص کی آئینہ دار ہیں۔ڈاکٹر اقبال ؒ فرماتے ہیں:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری
دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی (۲۸)

حاشیہ جات

(۱)ابوالاعلیٰ مودودی ؒ سید، تفہیم القرآن ج۵، ص۴۹۳، ۱۹۸۹ء، ادارہ ترجمان القرآن لاہور۔ —— (۲) ابن کثیر علامہ حافظ، تفسیر ابن کثیر ج۵ ص۶۶، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی —— (۳) محمد بن عبداللہ خطیب ولی الدین، مشکوٰۃ شریف بحوالہ بیہقی، ج۱ ص۳۷۶، ناشران قرآن لیمٹڈ لاہور۔ —— (۴) ایضاً بحوالہ مسلم ص۳۷۱ —— (۵) ایضاً بحوالہ احمد و ترمذی ص۳۷۴ —— (۶) ایضاً بحوالہ ابن ماجہ ص۳۷۴ —— (۷) ابوالاعلیٰ مودودی سید، تفہیم القرآن ج۵ ص۴۹۷، بحوالہ بیہقی مذکور —— (۸) ایضاً، بحوالہ احمد: ج اول ص۴۴۹ و بخاری ص۴۹۶ و مسلم کتاب المساجد —— (۹) القرآن، سورۂ جمعہ، آیت:۹ —— (۱۰) محمد شفیع، مولانا مفتی، معارف القرآن ج۸، ص۴۴۲، ۱۹۷۶ء ادارہ المعارف کراچی —— (۱۱) ابوالاعلیٰ مودودی سید، تفہیم القرآن ج۵ ص ۴۹۵، مذکور۔ —— (۱۲) ابن کثیر علامہ حافظ، تفسیر ابن کثیر ج۵ ص۶۸، مذکور —— (۱۳) ابوالاعلیٰ مودودی سید، تفہیم القرآن: ج۵ ص۴۹۳، مذکور —— (۱۴) ایضاً ص۴۹۸ —— (۱۵) ایضاً ۴۹۷ —— (۱۶) ایضاً ص۴۹۸ —— (۱۷)القرآن، سورۂ جمعہ، آیت:۱۰ —— (۱۸) ابن کثیر علامہ حافظ، تفسیر ابن کثیر ج۵ ص۶۸، مذکور —— (۱۹) محمد شفیع، مولانا مفتی، معارف القرآن ج۸ ص۴۴۳، مذکور —— (۲۰) ابوالاعلیٰ مودودی ؒ سید، تفہیم القرآن، ج۵ ص۴۹۷، مذکور —— (۲۱)ابن کثیر علامہ حافظ، تفسیر ابن کثیر، ج۵ ص۶۶، مذکور —— (۲۲) محمد شفیع مولانا مفتی، معارف القرآن، ج۸ ص۴۴۰، مذکور —— (۲۳) ابوالاعلیٰ مودودی سید، تفہیم القرآن ج۵ ص۴۹۳ مذکور —— (۲۴) ابن کثیر علامہ حافظ، تفسیر ابن کثیر، ج۵ ص۶۷، مذکور —— (۲۵) خالد علوی ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، بحوالہ بخاری ص۱۴۰، ۱۹۷۶ء —— (۲۶) ایضاً ص۱۳۷ —— (۲۷) ابوالاعلیٰ مودودی سید، تفہیم القرآن ج۵ ص۴۹۸، مذکور —— (۲۸) محمد اقبال ڈاکٹر علامہ، بانگ درا، ص۴۸، ۱۹۸۷ء، مطبوعات شیخ غلام علی لاہور۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ